

دالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان

۱۱۔ مادرست و روزگار اسلامیہ

درست امداد کی درجہ ۳ میں درج ذیل مکالمہ جوابیت اور اتساد
برداشت عربی میں اور بولی

مسکن اکابر، حافظت میں کر کر جو تصوری کشی اور ویڈیو سازی اتنی عام پڑی
ہے کہ تو یہ اس سب سے بڑا، بخوبی و بخوبی کر کر تھی اس سے خفیہ ظاہری
مذکور ہے اللہ مسجد شریف میں شریعت کام۔ بھی مخفی نامہ رہے تو مذکور کی وجہ
یہ دوں سے رخصت ہو گئی اس کی وجہ سے محاباتی کوشش کی جائے تو یہی ایک طبق
بر خاص ہے۔ حتیٰ کہ نماز و قلیل کفر ان پر یہ ناقص لوگ اپنی درستیں کر دیں تو
تصور یہ ہی نہیں۔ اور جو مفتخر ان کوں ہے ایسا ایسا کے درجہ فتویٰ صادق خان
ہے، ان کی توبین و تعمیل اور مختلف نسبم کے جمل کیے جاتے ہیں کوئی سب جواب
نہ نظر پڑتے۔ بیرونیں:

سماںت مدد و افزایش:

غیر: ہمائل سے ہر جائز کام سر جائز عمل سر جائز محل و محلہ کی
تصوریں ویڈیو بنانا جائز ہے یا نہیں۔ مثلاً مسجد میں تصویریں بنانا، جو غیر
یہ جائے مقدار و مختار کے مقامات ہے یہ بے دخل کہ تصویریں بنانا یہ کام نہ لوت
محلہ میں جائز ہیں یا ناجائز؟ واضح ارشاد فراش کر جو تصور یہ گناہ ہے جو
اور کسی ای تصور تصور کے حکم سے خارج ہے؟ اگر خارج ہے تو علت کیا ہے؟

ٹینبر: ضرورت کی قسمی تحریف کے حد تک وہ کوہہ کام آتے ہیں یا نہیں۔ نیز ضرورت
کی تحریف کی کمی ارشاد فراہیں ہیں کیا سب شخص ضرورت کا تصور خود مقرر کر سکتا ہے؟
اویح کام کا ارشاد ضرورت یہ ہوتا ہے ناعلت کے بعد یہ ہوتے یا نہ ہوتے ہے؟

ٹینبر: مذکورہ کاموں کے عدالتہ "میریا و مدد عتم" ہے۔ والیں اسے یہ تصور کر لیں ہوں۔

ٹینبر: منہج ایک سیاست کا نام ہے۔ اخیراً اسے منہج کی نسبت میں ایک ایجاد کیا گئی تھی۔
آئا میں سفری ویڈیو بنانا، جائز ہو کی ویڈیو ایجاد کرنا۔ مدت کی تصور بنانا
جنہیں ایک دوسرے کو کوچھیں۔ تصوروں کی تصوروں کو ملوروں کا دوبلہ پیشی کی جو دلکش،

سکافر ایں سنانہ، اپنی بیوی کی سرین لامبے دو بالوں میں رکھتا اور وہ فوجا
بی بیوی اور شوہر کا آنڈا دلسرخ کو سرین دکھاتا، دکھاتا، آٹا، سا شرت کا شرعی
فریقہ سکافر، سکافر کی غرض سے فرضی دلسرخ ایسے دلسرخ دکھاتا، دکھاتا نامہ ۲۰۱۶
کہ "اے کمال عزیزانہ نالہ کی صفائی کا شرعی مسئلہ سکافر سکافر کی غرض سے
کو دو خودت کا فرضی دلسرخ نامہ دلسرخ دلسرخ دلسرخ دلسرخ دلسرخ دلسرخ
مشرعاً حائز ہو گا اور خودت سے سرین دلسرخ کا ۹ بیوی کو دکھنا ہمارا اور اگر تصور کی جائے تو مالنت
 فقط اپنی حقیقی کی روشنی میں جلوس اور ادا فرمادیں۔

ستفتی:

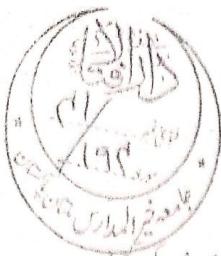
اندھوں احمد، اسٹینوں احمد، حضیر خاں، حکیم خاں، عالم خاں

حاص بلکر نیوسٹ کوئٹہ ۰۳۸۴۳۰۵۷۸۷ دلساں فہر ۰۳۵۰۶۵۲۱۱

۰۳۲۳-۳۳۵۸۸۴۸

(عمر فہر ۲ جون ۲۰۱۸ء، ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۴۹ھ)

العنوان



باض میں چادر اور کشی کی پاپتی میں ہمارے سامنے ہیں۔

① مورتی اور مجسم ② تصویر ③ عکس ④ طبل اور سایر

اب اس دور میں شبیہ کی ایک اور قسم، جو اسکریں پر ظاہر ہوتی ہے، وجود میں آئی ہے اور انہے کہ تقبل میں شبیہ کی وجہ پر گانہ

اب اس دور میں آئیں آئیں؟ جسم ایسی نہیں وغیرہ پر ظاہر ہوں۔

اللهم ہمیں بھروسی اگر اس پر غور کر کے فیصلہ کیا جائے کہ شبیہ مجرم کی علت کیا ہے؟ تو امید ہے کہ حق دیاں شبیہ کی حقیقی فتنیں پیدا ہوئیں

رہیں گے کاظم مطہوم ہو جائے گا۔

رہیں گے کاظم مطہوم ہو جائے گا۔
جاذب اور کشی کے متعلق احادیث مبارکہ اور ان کی شروح کے مطابع اور ان پر غور و تکریرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ علیت حرمت
مضامۃ الخلق اللہ (یعنی اللہ کی صفت تخلیق کی مشاہدہ اور نقایل) ہے۔ اور "مضامۃ الخلق اللہ" کی علت ہونے پر سب کا اتفاق

بے۔ پناہ حضرت مفتی اعظم مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"تصویر سازی حق تعالیٰ کی صفت خاص کی نقایل ہے، مصور حق تعالیٰ کے امامے حضنی میں سے ہے،
بیان انسان کسی جاذب اور کشی یا نقوش اور رنگ سے اس کی تصویر بناتا ہے وہ گویا عملی طور پر اس کا مدئی

ہے کہ وہ بھی صورت گری کر سکتا ہے، اسی لیے بخاری وغیرہ کی احادیث میں ہے کہ قیامت کے روز
تصویریں بنانے والوں کو کہا جائے گا کہ جب تم نے ہماری نقل انتاری تو اس کو مکمل کر کے دکھلاؤ۔"

(معارف القرآن، جلد: ۷، صفحہ: ۲۷۰)

ملاعن القارئ نے بھی اسی مضامۃ الخلق اللہ کو علت حرمت قرار دیا ہے۔

عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا: عن النبی ﷺ قال: اشد الناس عذاباً يوم القيمة الذين

يضا هون بخلق الله، متفق عليه.

قال المسند عَنِ القارى رحمه الله تعالى: يضا هون و المعنی يشا بهون بخلق الله

ای: يشا بهون عملهم التصویر بخلق الله، قال القاضی: ای يفعلون ما يضاھی خلق الله

ای بخلوقة، او يشا بهون فعلهم بفعله ای فی التصویر و التخلیق.

(المرقاۃ، جلد: ۸، صفحہ: ۲۷۱)

وقال رحمه الله تعالى تحت حديث ابن مسعود ص(اشد الناس عذابا عند الله

المصورون) متفق عليه، (بعد ذکر الاختلاف بين الجمهور و الإمام مجاهد) قال

(ای مجاهد): و بالمضامۃ بخلق الله، قلت: العلة مشتركة

(المرقاۃ، جلد: ۸، صفحہ: ۲۷۲)

علام ندوی رحمه اللہ نے بھی اسی کو علت حرمت قرار دیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں:

قال اصحابنا و غيرهم من العلماء تصویر صورة الحيوان حرام شديد التحرير و هو من

الْكَبَارُ لَا نَهِيٌّ مَعْنَى عَلَيْهِ بِهَذَا الْوَعْدِ الشَّدِيدِ الْمَدْكُورُ فِي الْأَحَادِيثِ وَسَوْاءٌ صَنْعُهُ بِمَا يَمْتَهِنُ أَوْ بِغَيْرِهِ فَصَنْعُهِ حِرَامٌ بِكُلِّ حَالٍ لَّا نَهْيٌ فِي مَضَاهَاةِ لَخَلِقِ اللَّهِ تَعَالَى وَسَوْاءٌ مَا كَانَ فِي ثُوبٍ أَوْ بِسَاطٍ أَوْ دِرْهَمٍ أَوْ دِينَارٍ أَوْ فَلِسْنَ أَوْ أَنَاءٍ أَوْ حَائِطٍ أَوْ غَيْرَهَا..... وَ لَا فَرْقٌ فِي هَذَا كُلَّهُ بَيْنَ مَالِهِ ظَلٌّ وَ مَا لَا ظَلٌّ لَهُ هَذَا تَلْخِيصٌ مَذَهِبِنَا فِي الْمَسَائلِ وَ بِمَعْنَاهُ قَالَ جَمَاهِيرُ الْعُلَمَاءِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَ النَّابِعِينَ وَ مِنْ بَعْدِهِمْ وَ هُوَ مَذَهِبُ الثُّورَى وَ الْمَالِكِ وَ ابْنِ حَنْفِيَةِ وَغَيْرِهِمْ۔ (شرح الندوی على تفسیر مسلم ۲/۱۹۹، ط: قدیمی)

سؤال: یہ ”مضاهاة خلق الله“ جس طرح مجسمہ اور تصویر میں ہے اسی طرح عکس اور ظل کو کسی

نے شبیہ حرم نہیں کہا۔ تو حکم میں فرق کیوں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو امورِ اختیاریہ کا مکلف بنایا ہے نہ کہ امورِ غیر اختیاریہ کا۔ چونکہ عکس اور ظل میں انسان کی صنعت اور اختیار کو کچھ بھی خال نہیں، کوئی شخص جب ہی پاپی یا کسی چمکدار شیء کے مقابل جاتا ہے تو خود بخود اس کا عکس بن جاتا ہے، اس وجہ سے یہ شبیہ حرم سے خارج ہیں۔ اور مجسمہ اور تصویر دونوں امورِ اختیاریہ میں سے ہیں ان میں انسان کی صنعت کا داخل ہے، اگر وجہ سے یہ دونوں شبیہ حرم میں داخل ہیں۔

حاصل: یہ ہے کہ وہ مضاهۃ جس میں انسان کی صنعت اور اختیار کا داخل ہے وہ شبیہ حرم کی علت ہے، الہذا جہاں یہ علت موجود ہوگی حرمت کا حکم ہوگا، ورنہ نہیں۔

انسانی صنعت اور اختیار کی دلیل:

علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ مجسمہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

و التمثال اسم للشىء المصنوع مشبها بخلق من خلق الله تعالى (تفسیر القرطبي)
اس میں ”مصنوع“ کی صراحت ہے اور یہ وہ مصنوع ہے جو انسان کی صنعت و اختیار کے بعد وجود میں آتا ہے۔

علامہ کرمانی رحمہ اللہ تعالیٰ مصور کی تعریف میں فرماتے ہیں:

”المصور هو الذى يصور اشكال الحيوان“ (الكرمانی)

”تصور“ میں انسان کی صنعت و اختیار کی صراحت ہے۔

محرم و میتح میں تعارض

فتہی خاطبہ ہے کہ ”محرم اور میتح میں جب تعارض ہو تو ترجیح محروم کو ہوتی ہے۔“

علامہ ابن حجر عسقلانی میں لکھتے ہیں:

اذا جتمع الحال والحرام غالب الحرام وبمعناها ما اجتمع محروم ومبيح

..... الاغلب المحروم۔ (الاشواه والناظر، جلد ۱/ صفحہ ۳۰)

اس قاعدة کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اسکرین پر ظاہر ہونے والا منتظر حرام ہو۔ کیونکہ حکم عکس کے قائلین حضرات کے نزدیک بھی یہ

مکن ہے اور نہیں تصویر۔ بلکہ دونوں کا احتال ہے۔
جب نہ سے اس میں دونوں احتال ہیں، اور ظاہر ہے کہ جانب تصویر محروم ہے اور جانب لکھ ہیں، اور محروم کو یقین پر ترجیح ہوتی ہے۔
لیکن اپنے جانب تصویر رائج ہو گا اور یہ منظر تصویر کی طرح حرام ہو گا۔

عرف اعانت:
اسکرین کے منظر کو عرف و عادت میں تصویر بھا اور بولا جاتا ہے، لہذا اس قاعدہ کی روستے بھی یہ شبیہ محروم اور تصویر کے کام میں

راہل ۲۰ کریم ۶۷۰۶

العرف فی الشیء لَا اعتبار ولذا اعلیٰ الحکم قدیدار
(شرح عقوۃ)

لُویٰ اور دیڑیو کے ذریعے تبلیغ:

حضرت اللہ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دام جدہم کی تحریر سے ایک اقتباس:

حضرت اللہ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دام جدہم کی تحریر سے ایک اقتباس:
اسلام نے جہاں ہمیں تبلیغ دین کا حکم دیا ہے وہاں اس کے کچھ اصول اور آداب بھی بتاتے ہیں، ان اصول و آداب کو توڑ کر اور اسلامی تعلیمات کو پامال کر کے جو تبلیغ کی جائے گی وہ اسلام کی نہیں، کسی اور مذہب کی تبلیغ ہو گی اور اگر بالفرض اس تبلیغ سے کوئی ہم نوازی تیار ہوئی بھی تو وہ اسلام کی مطلوب جماعت ہرگز نہیں ہو سکتی۔ ہمیں معلوم ہے کہ اسلام کے سواد و سرے بہت سے مذاہب اور جماعت تیار ہوئی ہیں تو وہ اسلام کی مطلوب جماعت ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اسی تبلیغ کے سچ و غلط طریقے اختیار کیتے ہیں جن سے لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائی نظریات میں اپنی اشاعت و تبلیغ کر لے۔ مارے سچ و غلط طریقے اختیار کیتے ہیں جن سے لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائی جائے۔ اس غرض کے لئے رخص و سردو کی مخفیں بھی گرم کی گئی ہیں، مال و دولت اور حسن و شباب کا لالج بھی دیا گیا ہے اور اپنے اسلاف کی عزت و ناموس کو بھی بھینٹ چڑھانے سے درج نہیں کیا گیا، لیکن اسلام اپنی دعوت و تبلیغ کے لئے ان طریقوں کو اختیار کرنے سے معدود و سانے آرہے ہیں وہ یہ ہیں کہ ۱۴۱۷ء سے پہلیاً، بے شرمی، بے ادبی، فاشی عربی و دیگر جرائم میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور پورا مسلم معاشرہ تباہ ہو کر رہ گیا ہے۔

ایک کی پیز کے استعمال کے جائز اور ناجائز ہونے کا مدار اس کے اکثر استعمال اور ناجائز پر ہوتا ہے۔ اور لُویٰ کے جو عام اثرات سانے آرہے ہیں وہ یہ ہیں کہ ۱۴۱۷ء سے پہلیاً، بے شرمی، بے ادبی، فاشی عربی و دیگر جرائم میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور پورا مسلم معاشرہ تباہ ہو کر رہ گیا ہے۔

الحاصل: لُویٰ اور دیڑیو میں اسکرین پر ظاہر ہونے والے مناظر تصویر محروم میں داخل ہیں، کسی جائز کام کی ویڈیو بنا بھی شرعاً ممنوع ہے، یہ قطعاً ضرورتِ شرعیہ نہیں ہے۔ اسی طرح کسی بھی قسم کی تبلیغ بذریعہ تصویر جائز نہیں۔ فقط اللہ عالم

بندہ میر عاصد علیہ

رئیس دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان

۱۴۳۹/۱۱/۸



۱۹۵